



لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں

4

کشیر الانتخابی سوالات

- 1- بہادر شاہ ظفر کا سن پیدائش ہے۔
 (الف) ۱۷۵۷ءی (ب) ۱۸۱۰ءی (الف) ۱۸۲۶ء (ج) ۱۷۶۳ءی
- 2- بہادر شاہ ظفر کا سن وفات ہے۔
 (الف) ۱۸۲۵ءی (ب) ۱۸۱۰ءی (الف) ۱۸۶۹ء (ج) ۱۷۶۳ءی
- 3- شاہی خاندان کا فرد ہونے کے ساتھ ساتھ بہادر شاہ ظفر نے طبیعت پائی تھی۔
 (الف) شاعر انہ (ب) عاشقانہ (الف) قلندرانہ (ج) صوفیانہ
- 4- شاعری میں بہادر شاہ ظفر نے اصلاح لی۔
 (الف) شاہ نصیر سے (ب) ذوق سے (الف) شاعری میں بہادر شاہ ظفر کو جلاوطن کرنے کے نظر بند کر دیا۔
 (الف) رنگوں میں (ب) انگلستان میں (الف) رنگوں میں (ج) دلی
- 5- اگر یزوں نے بہادر شاہ ظفر کو جلاوطن کرنے کے نظر بند کر دیا۔
 (الف) رنگوں میں (ب) انگلستان میں (الف) رنگوں میں (ج) دلی
- 6- رنگوں کا موجودہ نام ہے۔
 (الف) بrama (ب) یینگون (الف) برما (ج) برما اور یینگون (د) کوئی بھی نہیں
- 7- بہادر شاہ ظفر نے انتقال کیا اور وہ دفن ہیں۔
 (الف) لکھنؤ میں (ب) رنگوں میں (الف) لکھنؤ میں (ج) دلی میں (د) لاہور میں
- 8- بہادر شاہ ظفر کے کلیات میں شعر ہیں۔
 (الف) دل ہزار سے زیادہ (ب) بیس ہزار سے زیادہ (الف) چالیس ہزار سے زیادہ (ج) نعمت (د) تینوں
- 9- شاعری میں بہادر شاہ ظفر کی پیچان ہے۔
 (الف) غزل (ب) نظم (الف) غزل (ج) نعمت
- 10- زبان کی صفائی اور _____ کے استعمال میں ظفر کی غزل کو ایک خاص رنگ عطا کیا۔
 (الف) محاورہ (ب) روزمرہ (الف) ضرب الامثال (ج) ضرب الامثال (د) تینوں

لگتا نہیں ہے دل مرا جڑے دیار میں

4 غزل

بہادر شاہ ظفر کا کلیات مشتمل ہے۔ 11

- 12۔ کیا یہ ظفر میں اردو زبان کے علاوہ پنجابی اور _____ زبان کے اثرات کے حامل اشعار ملتے ہیں۔

12۔ کلیاتِ نظر میں اردو زبان کے علاوہ پنجابی اور _____ زبان کے اثرات کے حامل اشعار ملتے ہیں۔

- 13 - کس کی بنی ہے ناپائیدار میں۔

G-I-2013, 2014 بورڈ گجرانوالہ

(الف) سوہہ (ب) فہم (ن) شکایت (د) رن

(الف) فصل بہار (ب) فصل خزان (ج) سحاب بہار (د) بادشاہت

لزی میں بھی نہ ملے لوئے یار میں _____ -16

17۔ فصلِ پہار میں کس کی قسمت میں قید کھی تھی۔
G گوجرانوالہ بورڈ-2016-I-A

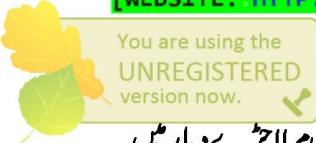
(الف) انگریزی (ب) عوام کی (ج) فوج کی (د) بلب کی

G-II-2014 لاہور بورڈ 18۔ بقول ظفر، پھیلا کے پاؤں سوئیں گے۔

(الف) آرام سے (ب) کنج مزار میں (ج) سکون سے (د) محل میں

کشیر الانتخابی سوالات کے جوابات

ب	10	و	9	ج	8	ب	7	ب	6	و	5	,	4	و	3	,	2	و	1
				ب	18	,	17	ب	16	و	15	ب	14	و	13	ج	12	ب	11



لگتا نہیں ہے دل مرا ابڑے دیار میں

غزل 4

مشکل الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
طوبیل زندگی	عمر دراز	قابلِ رحم حالت	کسم پر سی کی حالت
ایک پرندہ	بلبل	شاعری کی اقسام	اصنافِ شاعری
شکاری	صیاد	اہل زبان کی عام بول چال	روز مرہ
مقدار	قست	غزل کینہ والا	غزل گو
زخمی دل، دکھی دل	دل داغ دار	بڑے جنم والا، بہت بڑا	ضخیم
فانی دنیا	عالم ناپائیدار	دیوان کی جمع	دواوین
خواہش	آرزو	مشرق، گنگا کا مشرقی علاقہ	پورب
مالی	باغبان	تباه و بر باد	اہل اہوا
خوشیوں کا موسم، بہار کا موسم	فصل بہار	شکایت	گلم

فری اشعار کی تشریح

شعر 1-

لگتا نہیں ہے دل مرا ابڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

Free ILM .Com

حوالہ شعر:

صفہِ ادب : غزل

شاعر کا نام : بہادر شاہ ظفر

مفہوم : اس ویران دنیا میں اب میرا دل مزید نہیں لگتا کیوں کہ اس فانی دنیا میں کسی کی مراد پوری نہیں ہوتی ہے۔

تشریح:-

بہادر شاہ ظفر کی پہچان ان کی غزل ہے، جس میں سوز و گداز اور غم کے مضامین پڑھنے والوں کو متاثر کرتے ہیں۔

اس شعر میں وہ بیان کرتے ہیں کہ اس ابڑی اور تباہ حال دنیا میں وہ مکمل طور پر بیزار ہیں کیوں کہ ان کی دل چپسی اور دل کشی کا یہاں کوئی سامان نہیں ہے قول ہے:

”دل افسردہ ہو تو آپا دشہ قبرستان لگتے ہیں اور دل خوش ہو تو قبرستانوں میں جشن منائے جا سکتے ہیں۔“



گلتنہیں ہے دل مرا جڑے دیار میں

غزل 4

بے شک زندگی خیال کا نام ہے۔ دل کی دنیا اگر آباد اور شاد ہے تو باہر کی دنیا بھی آباد اور شاد ہی نظر آتی ہے۔ اس کے عکس دل کی دنیا اگر اچڑھکلی ہو تو باہر کا سنسار اور دیا بھی اچڑا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ بہادر شاہ ظفر کی دل کی دنیا بھی اچڑھکلی ہے کیوں کہ سلطنت کا شیرازہ بکھر جانا، تخت و تاج چھن جانا، اپنے جگدگوشوں کے سر آنکھوں کے سامنے جدا ہوتے دیکھنا اور حرم کی بیویوں کی عزتیں پاہل ہوتے ہوئے دیکھنا معمولی حداثات نہیں ہیں۔ اور صرف یہی نہیں انہوں نے وطن سے دوری کا غم اور قید و بند کی صعوبتیں اور تکلیفیں بھی برداشت کی ہیں۔ ان سب حالات و واقعات نے ان کے دل کی دنیا بالکل دیران کر دی ہے۔ اس لیے انھیں باہر بھی ہر طرف دیرانی ہی دیرانی نظر آتی ہے۔ اس سب کے باوجود وہ خود کو ذرا سی تسلی بھی دیتے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ اس دنیا نے اس قدر ظالمانہ سلوک کیا ہے تو کوئی بات نہیں کیوں کہ تاریخ گواہ ہے کہ آج تک کوئی بھی اس دنیا سے سلامت نہیں گیا ہے بلکہ یہاں ہر کوئی اپنے ارمانوں کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھاتے گیا ہے۔ بقول میر

آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت

اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

لا ہور بورڈ 2013-G-II, 2016-G-I, گوجرانوالہ 2016-I

شعر 2۔

عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

حوالہ شعر:

صنف ادب :

بہادر شاہ ظفر :

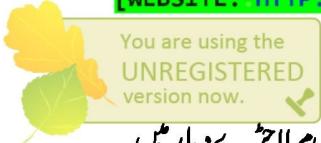
مشہور کاتب :

انسان کی چار دن کی زندگی میں سے دو دن آرزوئیں کرنے جب کہ بقیہ دو دن ان آرزوؤں کی تکمیل کے انتظار میں گزر جاتے ہیں۔

تشریح:-

بہادر شاہ ظفر کی پہچان ان کی غزل ہے، جس میں سوز و گلزار اور غم کے مضامین پڑھنے والوں کو متاثر کرتے ہیں۔

اس شعر میں بہادر شاہ ظفر انسان کی بے بی واضح کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اس دنیا میں انسان کس قدر بے بس ہے کیوں کہ ایک تو اس کو زندگی بے حد مختصری ملتی ہے اور دوسرا یہ کہ اس مختصر زندگی میں بھی اس کی آرزوؤں کی تکمیل نہیں ہو سکتی ہے اور وہ یہاں سے رخصت ہو جاتا ہے۔ آرزوئیں انسان کو بے بس کر دیتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسان جب تک زندہ ہے، بے آرزوئیں ہو سکتا ہے۔ وہ اس دنیا میں آرزوؤں کے حصاء میں بری طرح جکڑتا چلا جاتا ہے۔



گلنہیں ہے دل مرا جڑے دیار میں

غزل 4

در اصل ایک آرزو کا تعاقب انسان کو دوسرا آرزو سے متعارف کرتا ہے اور اس طرح سلسلہ در سلسلہ آرزوں کی ایک زنجیرتی چلی جاتی ہے۔ قول ہے:

”اگر آرزو حاصل سے بڑھ جائے تو انسان دکھی ہو جائے گا۔“

انسان کے خیر میں تجسس ایک فطری بات ہے۔ تجسس ہی انسان میں نئی سے نئی آرزو پیدا کرتا ہے اور وہ عمر کا ایک بڑا حصہ سنہرے خواب بننے میں گزار دیتا ہے۔ جب کہ اس کی عمر کا آخری حصہ ان آرزوں کی تکمیل کے انتظار میں کلتا ہے۔ آرزوں کی تکمیل کی خواہش بھی در اصل ایک آرزو ہی ہے۔ اس طرح سے آخر کار ایک انسان ان آرزوں کو حستوں کا روپ دیتے اور اپنے دامن میں سمیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ انسان کی بھی بے نی ہے کہ وہ خواہ جتنی بھی زندگی کیوں نہ پالے، اس کی زندگی آرزوں کے حصار میں اور ان کی تکمیل کے انتظار میں ہی تمام ہو جاتی ہے۔ بھی سبب ہے کہ اسے طویل زندگی بھی مختصر اور بے بس معلوم ہوتی ہے۔

لائی حیات ، آئے ، قضا لے چلی چلے

اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

گوجرانوالہ بورڈ 2015 G-I

شعر 3۔

بلبل کو باغبان سے نہ صیاد سے گھے

قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

صنف ادب : غزل

شاعر کا نام : بہادر شاہ ظفر

مفہوم :

تشریح:-

بلبل کو باغبان اور صیاد سے کوئی گلنہیں ہے کیوں کہ بہار کے موسم میں یوں قید ہونا تو اس کے مقدر میں لکھا تھا۔

بہادر شاہ ظفر کی پہچان ان کی غزل ہے جس میں سوز و گدرا ز اور غم کے مضامین پڑھنے والوں کو ممتاز کرتے ہیں۔ یہ شعر ایک عالمی شعر ہے جس میں بلبل سے مراد شاعر خود ہے اور باغبان اور صیاد شاہی حافظوں اور انگریز کے لیے عالمیں ہیں۔ بہادر شاہ ظفر کہتے ہیں کہ انھیں اپنے حافظوں سے کوئی گلہ ہے اور نہ ہی انگریز سے کوئی شکوہ شکایت ہے کیوں کہ بادشاہت ملنے کے بعد یوں قید ہونا تو ان کے مقدر میں لکھا تھا۔

بقول غالب

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیوں کسی کا گھے کرے کوئی



گلتنہیں ہے دل مرا جڑے دیار میں

غزل 4

مطلوب یہ کہ اگر کسی سے وابستہ توقعات کو ختم کر لیا جائے تو گلے اور شکوے بھی خود بخود ہی ختم ہو جائیں گے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بہادر شاہ ظفر کو اپنے محافظوں سے دفاع کی کوئی توقع تھی اور نہ ہی انگریز سے رحم کی کوئی امید تھی یعنی وہ حالات کے نتائج سے مکمل طور پر واقف تھے۔ اس لیے اپنی قید پر انھیں دوستوں اور دشمنوں سے کوئی گل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ حالاتِ قید میں ان کی بے نی اور بے چارگی کی وجہ سے بھی وہ کسی سے گلہ و شکوہ نہیں کرتے ہیں۔

کسی سے گلہ و شکوہ نہ کرنے کی ایک وجہ اپنے مقدر پر راضی ہونا بھی ہوتا ہے۔ جب ایک انسان اپنی تمام کوششوں کے باوجود اپنے حالات کو تبدیل نہ کر پائے تو وہ ان حالات کو اپنا مقدار مان لیتا ہے اور مقدر اٹل ہوتا ہے۔ اس لیے بھی شاعر اپنی قید پر کسی سے کوئی گلہ و شکوہ نہیں کرتا ہے کیونکہ باوشاہت ملتے ہی یوں قید میں جائیٹھے کہ اس نے اپنا مقدار مان لیا ہے اور یہ جان لیا ہے کہ جو مقدر میں لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔ اس لیے دوستوں یا دشمنوں سے اب شکوہ شکایت بالکل لا حاصل ہے۔

G-I2014 لاہور بورڈ

جو لکھی قسم میں ذلت تو سو ہو
خط پیشانی کوئی کیوں کر مٹائے

ان حسرتوں سے گہ دو کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دل داغ دار میں

شعر 4۔

Free Ilm .Com

حوالہ شعر:

صنف ادب :

شاعر کا نام :

مفہوم :

تشریح:-

میرا دل حالات کے دروغ م سے تارتار ہو چکا ہے۔ اس لیے اس میں اب مزید کسی حسرت کو باتی رکھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

بہادر شاہ ظفر کی پہچان ان کی غزل ہے جس میں سوز و گدرا ز اوغم کے مظاہر پڑھنے والوں کو منتظر کرتے ہیں۔

اس شعر میں بہادر شاہ ظفر کی بے نی، ما یو سی اور نا امیدی کی انتہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ در پیش حالات و واقعات نے ان کے دل کو چھلنی کر دیا ہے۔ اس

لیے ان کے دل میں اب مزید کسی آرزو یا حسرت کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ قول ہے:

”جو تمنا حاصل نہ ہو وہ ایک حسرت نا تمام بن کردم توڑتی ہے۔“



گلتنہیں ہے دل مرا جڑے دیار میں

غزل 4

در اصل بہادر شاہ ظفر کی آرزوں میں ان کی زندگی میں کم ہی پوری ہوئی تھیں۔ انھیں بڑھاپے میں اس وقت بادشاہت میں جب سلطنت کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ آسان فتح سمجھتے ہوئے ظالم انگریز نے رہی سہی سلطنت پر بھی بفضلہ کرنے لیا۔ ان کے خیرخواہوں اور شہزادوں کو تباخ کر دیا گیا اور انھیں قید کر دیا گیا۔ جس کے بعد اب ان کی بھلائی اور خیر چاہنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے وہ حالتِ قید میں ہیں جہاں کی تکلیفیں اور اذیتیں انتہائی دردناک ہیں۔ ان حالات میں ان کو دوبارہ اپنی سلطنت اور تخت و تاراج واپس لانا تو درکتار ان کا قید سے آزاد ہونا بھی ناممکن ہے۔ اس لیے ان کی تمام تمنا تھیں ناتمام حسرتیں بن کر دم توڑ چکی ہیں اور وہ دل برداشتہ ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے ان کی جینے کی چاہت اور تمنا بالکل ختم ہو چکی ہے اداگر بھی دل میں ذرا سی بھی تمنا پیدا ہوتی ہے تو وہ فوراً اسے بھی دل سے نکال دیتے ہیں کیوں کہ ان کی تو بس اب صرف موت کی ہی تمنا ہے۔ بقول درد

ہم تجھ سے کس ہوں کی فلک! جتجو کریں

دل ہی نہیں رہا ہے جو کچھ آرزو کریں

لا ہور بورڈ 2013، 2014، G-I 2015، 2016، G-II 2015، 2016، گوجرانوالہ

شعر 5۔

دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی
پھیلا کے پاؤں سوئیں گے گنج مزار میں

حوالہ شعر:

صنف ادب :

شاعر کا نام :

مفہوم :

تشريح:-

Free Ilm .Com

غزل
بہادر شاہ ظفر

میری زندگی کے دردناک دن اب ختم ہونے والے ہیں اس لیے توقع ہے کہ قبر میں راحت کی نیند سو سکوں گا۔

اس شعر میں بہادر شاہ ظفر زندگی سے مایوس و نا امید ہوتے ہوئے مرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ شکر ہے کہ ان کی زندگی کی شام ہونے کو ہے یعنی وہ منقریب موت کی آنکھوں میں جانے والے ہیں۔ قول ہے:

”جس کو زندگی سے محبت نہ ہو، اسے موت کا خوف کیا ہو سکتا ہے۔“

در اصل بہادر شاہ ظفر کی زندگی کا آخری حصہ انتہائی درد اور کرب میں گزرا ہے۔ سلطنت ٹوٹنے کا غم، تخت و تاراج کے چین جانے کا غم، خیرخواہوں اور اولاد کی

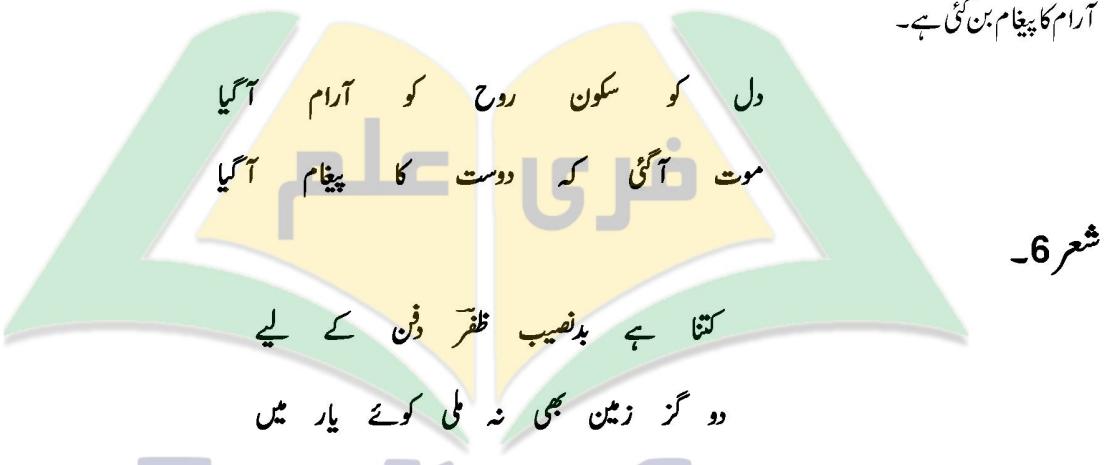


گلتانہیں ہے دل مرا جڑے دیار میں

غزل 4

موت کے غم نے بلاشبہ ان کی زندگی کو انتہائی کرب ناک اور دردناک بنا دیا تھا۔ ان کی تکلیفیں پھر بھی ختم نہ ہوئیں اور انھیں قید میں ڈال دیا گیا۔ حالت قید میں جن اذیتوں اور تکلیفیوں کا سامنا انھوں نے کیا وہ انتہائی دردناک شخص جس کے بعد ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ درد اور اذیت سے تعمیر ہو گیا۔ اسی وجہ سے مزید جینے کی ان کی چاہت ختم ہو گئی اور وہ موت کا انتظار کرنے لگے۔

درحقیقت وہ اس بات پر پُرمیں ہیں کہ موت جتنی بھی سُنگین کیوں نہ ہو، ان کی زندگی کی تکلیفیوں اور درد سے زیادہ سُنگین نہیں ہو سکتی ہے۔ موت سے اس قدر ان کی چاہت کی ایک وجہ بھی ہے کہ وہ اس بات پر بھی پُرمیں ہیں کہ اپنے حصے کی تمام تکلیفیں اور درد وہ دنیا میں ہی جھیل چکے ہیں۔ اس لیے جیسے ہی موت آئے گی ان کے راحت و سکون کے دن شروع ہو جائیں گے اور انھیں زندگی کی اذیت اور کرب سے چھکارا مل جائے گا۔ گویا موت ان کے لیے راحت اور آرام کا پیغام بن گئی ہے۔



شعر 6۔

Free Ilm .Com

حوالہ شعر:

صنف ادب : غزل

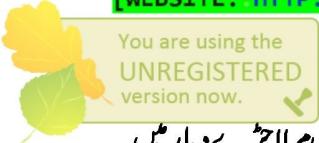
شاعر کا نام : بہادر شاہ ظفر

مفہوم : اے ظفر! تو کس قدر بدنصیب ہے کیوں کہ تمھیں تو قبر کے لیے بھی اپنے ڈلن میں جگہ نہیں مل سکتی ہے۔

تشریح:-

بہادر شاہ ظفر کی پہچان ان کی غزل ہے۔ جس میں سوز و گداز اور غم کے مضامین پڑھنے والوں کو ممتاز کرتے ہیں۔

اس شعر میں بہادر شاہ ظفر و ڈلن میں فن نہ ہونے کی اپنی بے بی اور بد نصیبی کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر ان کے لیے بھلا اور بد نصیبی کیا ہو گی کہ بعد ازاں موت قبر کے لیے بھی انھیں ڈلن میں جگہ نہیں مل سکتی ہے۔ دراصل جذبہ حب الوطنی ایک فطری جذبہ ہے اور ہر انسان میں



گلتنہیں ہے دل مرا جڑے دیار میں

غزل 4

موجود ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ انسان جہاں رہتا ہے اس زمین اور گرد و پیش کی فضاؤں سے قدرتی طور پر سے محبت ہو جاتی ہے اور یہ محبت وقت کے ساتھ ساتھ دائیگی اور ابدی حیثیت اختیار کر لیتی ہے جس کے سبب وہ اپنی دھرتی کو اپنی بیچان تصور کرتا ہے اور کبھی اس سے دور ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہے۔ اس لیے امیر ہو یا غریب غلام ہو یا دشادھر کسی کے دل میں وطن سے محبت ضرور ہوتی ہے۔ وہ جہاں بھی ہو وطن کی مٹی اسے اپنی جانب کھینچتی ہے۔
 بہادر شاہ ظفر کا المیہ یہ ہے کہ وہ وطن سے دور ہیں اور حالتِ قید میں ہیں۔ لیکن وطن کی مٹی کی کشش دل میں موجود ہے جو انھیں مسلسل تڑپاتی ہے اور ہلاتی ہے۔ اگر چہ قید کی سختیاں اور لکھیں بھی ہیں لیکن وطن سے دوری کو ہی وہ اپنی بد نصیبی خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ کتنے بڑے بد نصیب ہیں کہ انھیں قبر کے لیے وطن کی مٹی نصیب نہیں ہو سکتی ہے۔ بقول فراز آ

کبھی وطن بدری کے عذاب جان لیوا
 کبھی اسیری و درماندگی کی ساعت بد
سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: انسان کی عمر دراز کے چار دنوں کیسے کہتے ہیں؟

جواب: انسان کی عمر دراز کے چار دنوں میں سے دو دن یعنی عمر کا بتدائی نصف حصہ آرزو ہیں کرنے اور بقیہ دو دن ان آرزوں کی تکمیل کے انتظار میں کہتے ہیں۔

سوال 2: بلبل کو باغبان اور صیاد سے کیا گلہ ہے؟

جواب: بلبل (شاعر) کو باغبان یعنی شاہی حافظوں اور صیاد یعنی انگریز سے کوئی گلہ نہیں ہے۔

سوال 3: بلبل کی قسمت میں کیا لکھا تھا؟

جواب: بلبل کی قسمت میں فصل بہار میں قید ہونا لکھا تھا۔

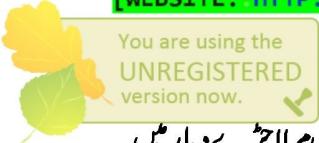
سوال 4: شاعر اپنی حرثوں سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حرثوں سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ وہ اس کے داغ دار دل سے کہیں دور چلی جائیں۔

سوال 5: شاعر نے اپنی کس بد نصیبی کا ذکر کیا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنی اس بد نصیبی کا ذکر کیا ہے کہ اسے قبر کے لیے بھی اپنے وطن میں جگہ نہیں مل سکتی ہے۔

سوال 6: مقطعہ میں شاعر نے کس چیز کی تمنا کی ہے؟



گتنہیں ہے دل مرا جڑے دیار میں

غزل 4

جواب: مقطع میں شاعر نے اپنے وطن میں دفن ہونے کی تمنا کی ہے۔

سوال 7: اس غزل کا مطلع کیا ہے؟

جواب: اس غزل کا مطلع یہ ہے:

گتا نہیں ہے دل مرا جڑے دیار میں
کسی کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

سوال 8: اس غزل کا مقطع کیا ہے؟

جواب: اس غزل کا مقطع یہ ہے:

کتنا ہے بدنصیب نظر ، دُن کے لیے
وو گزر میں بھی نہ ملی کوئے یار میں

سوال 9: اس غزل کی روایت کیا ہے؟

جواب: اس غزل کی روایت ”میں“ ہے۔

سوال 10: اس غزل کے قافیوں کی نشاندہی کریں؟

جواب: اس غزل کے قافیے یہ ہیں:

دیار، ناپائیدار، انتظار، بہار، داغ دار، مزار اور یار

سوال 11: پہلے شعر میں شاعر نے ”اجڑے دیار“ کو کس کے لیے استعارہ استعمال کیا ہے؟

جواب: شاعر نے ”اجڑے دیار“ کو فانی دنیا کے لیے استعارہ استعمال کیا ہے۔

سوال 12: مقطع میں شاعر نے ”وو گزر میں“ کا کنا یہ کس کے استعمال کیا ہے؟

جواب: شاعر نے دو گزر میں کا کنا یہ قبر کے لیے استعمال کیا ہے۔